سلسلۂ تقاریر الٓمّٓ

سورۂ شوریٰ

ڈاکٹر اسرار احمد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ ○ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○
تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِہِنَّ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ
وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ ط اَلَآ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○

صدق اللّٰہ العظیم۔

سورۂ شوریٰ سلسلہ حوامیم کی سورۃ ہے اور مصحف میں پچیسویں پارے میں واقع ہے یہ سورۂ مبارکہ قرآن مجید کی واحد سورۃ ہے جس کے آغاز میں دو آیات حروف مقطعات پر مشتمل ہیں۔ 'حٰمٓ' ایک آیت، اور 'عٓسٓقٓ' دوسری آیت۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں علیحدہ علیحدہ لکھا جاتا ہے۔ 'کٓھٰیٰعٓصٓ' کی طرح یکجا نہیں لکھا جاتا۔ ان حروف مقطعات کے معنی کے بارے میں بہت سے اقوال منقول ہیں۔ یہاں تک کہ خود حضرت عبداللہ ابن عباس سے بھی کئی قول منسوب ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان میں سے صحیح طور پر ثابت کوئی بھی نہیں۔ البتہ حرف قٓ کا معاملہ قابل توجہ ہے۔ یہ حرف قرآن مجید کی دو سورتوں کے آغاز میں آیا ہے ایک اسی سورۃ شوریٰ کے اور دوسری سورۂ قٓ، جو چھبیسویں پارے میں ہے اور ان دونوں سورتوں میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آغاز و اختتام دونوں پر قرآن مجید کا نہایت جلی انداز میں ذکر ہے۔ چنانچہ سورۂ قٓ کا آغاز ہوتا ہے۔ قٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ۔ اور اختتام ہوتا ہے۔ فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ۔

اسی طرح اس سورۂ مبارکہ سورۂ شوریٰ کا بھی آغاز اور اختتام دونوں قرآن مجید کے ذکر پر مشتمل ہیں پھر یہ کہ سورۂ قٓ میں بھی حرف ق ۵۷ مرتبہ آیا ہے اور اس سورۃ شوریٰ میں بھی حرف ق ۵۷ مرتبہ آیا ہے۔ دونوں کو جمع کر لیا جائے تو ۱۱۴ بنتے ہیں اور ہو سکتا ہے یہ محض حسن اتفاق ہو اور یہ بھی ہو سکتا

ہے کہ اس میں کوئی معنی ہوں کہ قرآن مجید کی ۱۱۴ ہی سورتیں ہیں اور کیونکہ ان دونوں سورتوں میں قرآن مجید کا ذکر ابتداء اور اختتام پر ہو رہا ہے تو اس سے ایک اشارہ ملتا ہے کہ حرف ق کا ان کے آغاز میں آنا درحقیقت اسی حقیقت کی جانب اشارے کے لیے ہے۔ واللہ اعلم! سورۂ شوریٰ کے آغاز میں فرمایا گیا:

حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

"اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح اللہ تعالیٰ آپ کی جانب بھی وحی فرماتا ہے جیسے کہ وہ وحی فرماتا رہا ہے آپ سے پہلے نبیوں اور رسولوں کی طرف، وہ العزیز ہے الحکیم ہے۔"

ذرا آگے چل کر آیت نمبر ۷ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا

"اسی طرح ہم نے وحی کیا ہے یہ قرآن عربی آپ کی طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکہ آپ خبردار کریں "ام القریٰ" یعنی مکے والوں کو اور جو اس کے اردگرد (کے لوگ) ہیں۔"

"ام القریٰ" کے لفظی معنی ہوں گے "بستیوں کی ماں" یہ مکے کی طرف اشارہ ہے جو عرب کے لیے گویا کہ ایک مرکزی شہر تھا۔ ان کے تمام شہروں کے لیے ماں کی حیثیت رکھنے والا مرکزی شہر "ام القریٰ"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت وہیں ہوئی۔ اور گویا کہ ام القریٰ کے رہنے والے ہی آپ کے اولین مخاطب تھے۔ لیکن اضافہ فرما دیا "وَمَنْ حَوْلَهَا" اور اس کے اردگرد کے لوگ، اس میں پورا جزیرہ نمائے عرب شامل کیا جا سکتا ہے اور یہ انذار کس چیز کا!

وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

خبردار کر دیجئے قیامت کے دن سے جس دن کہ پوری نوع انسانی جمع ہو گی اور اپنے رب کے حضور میں حاضر ہو گی اور جس کے اندر قطعاً کسی شک و شبہے کی گنجائش نہیں۔

آغاز میں اس طرح قرآن مجید کا تکرار کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد اختتام دیکھئے تو ارشاد ہوتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ○

"اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے امر سے

ایک روح وحی کیا ہے (مراد قرآن حکیم ہی ہے) آپؐ اس سے قبل بالکل آگاہ نہ تھے۔ کتاب کسے کہتے ہیں؟ ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ (اس لیے کہ آپؐ اُمّی تھے آپؐ اس قوم میں پیدا ہوئے جس کے پاس کوئی کتاب نہ تھی جس کے ہاں پڑھنے لکھنے تک کا رواج نہ تھا) ہم نے اس قرآن کو نور بنایا، روشنی بنایا اس کے ذریعے سے ہم ہدایت دیتے ہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں"۔

وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

اور مہبطِ وحی اور حاملِ قرآن ہو جانے کے بعد اب آپؐ اس مقام پر فائز ہو چکے ہیں کہ آپؐ صراطِ مستقیم کی طرف لوگوں کی راہنمائی فرمائیں۔

اس سورۂ مبارکہ کے دوسرے رکوع میں تین مضامین نہایت اہم آئے ہیں، پہلا مضمون یہ کہ تمام انبیاء و رسل کا دین ایک ہی ہے۔ حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ دین ایک ہی ہے دین توحید! شریعتیں بدلتی رہی ہیں، تفصیلات کے اندر کچھ تغیر و تبدل حالات کے بدلنے کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ لیکن جہاں تک دین کا تعلق ہے وہ ہمیشہ سے ایک ہی رہا ہے۔ 'دین' کو ہم کسی ملک کے اساسی دستور سے تشبیہ دے سکتے ہیں یعنی کسی بھی ملک کا ایک دستور ہوتا ہے اور پھر اس دستور کے تحت قانون سازی ہوتی ہے۔ دستور ہے وہ اصل اساس کہ جس پر مملکت کی بنیاد قائم ہے تو دین ہے اصل جڑ اور بنیاد۔ اس کے تحت شریعتیں جو ہیں وہ بدل سکتی ہیں اور بدلتی رہی ہیں فرمایا

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ وَ مَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ۔

"اے مسلمانو! ہم نے تمہارے لیے بھی وہی دین مقرر کیا جسکی وصیت ہم نے کی تھی نوح کو۔ اور جو ہم نے وحی کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ کی جانب اور جس کی وصیت کی تھی ہم نے ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو (واضح رہے کہ اولوالعزم من الرسل یہی پانچ رسول ہیں کہ جو چوٹی کے شمار ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ دین ایک ہی ہے اور یہ دین اس لیے دیا گیا) کہ اس دین کو قائم کرو یا قائم رکھو اور اس دین کے بارے میں تفرقہ نہ کرنا"۔

یعنی اگر وہ دین قائم ہو، اللہ کا کوئی بندہ اس ماحول میں آنکھ کھول رہا ہو، جہاں اللہ کا دین قائم ہو، رائج ہو، نافذ ہو تو اسے کوشش کرنی ہوگی کہ اس دین کو قائم رکھے۔ اس میں رخنہ نہ پڑنے دے۔

"اسمیں تفرقے بازی میں مبتلا نہ ہو جاؤ"۔ اور اگر بدقسمتی سے حالات ایسے ہوں جیسا نقشہ کھینچا مولانا حالی مرحوم نے کہ

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
وہ دیں جو بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے

اگر دین پائمال ہو، اور مغلوب ہو تو اسکو قائم کرنا لازمی ہے ہر اُس شخص کے لیے جو پُورے خلوص اور اخلاص کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا ہو اور اس کو ماننے کا دعویدار ہو۔ اسی ضمن میں آگے حضورؐ سے ارشاد ہوتا ہے۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَّاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ط

"اے نبی آپؐ اسی کو دعوت دیتے چلے جایئے اور پُوری طرح جمے رہیے اس پر کہ جس کا آپؐ کو حکم ہوا ہے۔ اور لوگوں کی اھواء اور اُنکے من گھڑت خیالات کی پیروی نہ کیجئے۔ اور ڈنکے کی چوٹ کہہ دیجئے، کہ میں تو ایمان رکھتا ہوں اس کتاب پر کہ جو اللہ نے نازل فرمائی۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تمہارے مابین عدل قائم کروں"

یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لیجئے! رسُول روائتی واعظ نہیں ہوتے صرف نصیحت کرنے نہیں آتے بلکہ اس نظامِ عدل کو قائم کرنے آتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہوتا ہے۔ کوئی شخص جو محض واعظ ہو یا محض قصہ گو ہو اس کا معاملہ اور ہے اور وہ کہ جو اس دعوے کے ساتھ آئے کہ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ میں عدل قائم کرنے آیا ہوں، انصاف قائم کرنے آیا ہوں تمہارے مابین اس نظامِ عدلِ اجتماعی کا نفاذ یہ میری بعثت کا مقصد ہے۔ اسی ضمن میں آگے ارشاد ہوتا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ـــــ

"اللہ ہی ہے جس نے کتاب اُتاری اور میزان نازل فرمائی"۔

یہاں میزان سے مراد وہ نظامِ عدلِ اجتماعی ہے جس میں سب کے حقُوق و فرائض تولے جائیں گے معین کیے جائیں گے۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بیعتِ خلافت کے بعد جو پہلا خطبہ دیا اسمیں ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر قوی میرے نزدیک ضعیف ہو گا جب تک کہ میں اس سے حق

وصول نہ کر لوں اور ہر ضعیف میرے نزدیک قوی ہو گا جب تک کہ اسے اس کا حق دلوا نہ دوں ۔۔۔

اس سورۂ مبارکہ میں آگے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ۔

"تمہیں کیا معلوم شاید کہ قیامت سر پر کھڑی ہو۔"

وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ مہلتِ عمل ختم ہو رہی ہے جلد از جلد اپنے ان فرائض کو ادا کرنے کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

اس سورہ مبارکہ میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کے اوصاف گنوائے، بڑا پیارا انداز ہے فَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا "جو کچھ بھی تمہیں اس دنیا میں ملا ہے وہ دنیا کی زندگی کا ساز و سامان ہے (برتنے کی چیزیں ہیں)"۔ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔

اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر بھی ہے اور باقی رہنے والی بھی ان کے لیے جو اللہ پر ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرنے والے ہیں۔"

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ۔

ان کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ وہ کبیرہ گناہوں سے، فحش چیزوں سے بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرنے والے ہیں۔ اور اگر انہیں کبھی غصہ آتا ہے تو وہ معاف فرما دیتے ہیں۔

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ

اپنے رب کی پکار پر لبیک کہنے والے۔

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ

اور نماز قائم کرنے والے اور جن کا معاملہ انکے مابین باہمی مشورے سے طے پاتا ہے۔

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ۔

اور اگر کبھی ان پر کوئی زیادتی ہوتی ہے تو وہ بے غیرت اور بے حمیت لوگ نہیں ہیں۔ بلکہ بدلہ لینے والے ہیں ۔۔۔ یہ ہیں اوصاف اس جماعت کے جو محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیار فرمائی تھی۔ یہ اوصاف کاش کہ ہم اس دور کے مسلمان اپنے اندر پیدا کر سکیں تو واقعہ یہ ہے کہ تاریخ کے دھارے کا رُخ بدل جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِذَالِكَ

پروردگار ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافہ اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہذا جن صفحات پر آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقہ کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

طالبانِ علمِ قرآن کیلئے ایک خوش کن خبر!

دورہ ترجمۂ قرآن کے کیسٹ

موجودہ رمضان المبارک میں تراویح کے دوران

ڈاکٹر اسرار احمد (امیر تنظیم اسلامی)

نے ہر چار رکعتوں سے قبل ان میں پڑھے جانے والے حصہ قرآن کا ترجمہ اور آیات اور سورتوں کا باہمی ربط بیان فرمایا جسے ۶۰-C کے ۸۳ جاپانی و پاکستانی کیسٹوں میں محفوظ کرایا گیا جنکی قیمت علی الترتیب -/۲۰۰۰ اور -/۱۳۰۰ روپے ہے خواہشمند حضرات اپنے آرڈر جلد بُک کروائیں

۱۔ نشر القرآن کیسٹ سیریز ۳۶-کے ماڈل ٹاؤن لاہور فون ۸۵۲۶۱۱ / ۸۵۲۶۸۳

۲۔ شائننگ ٹریڈرز، رفیع مینشن بالمقابل آرام باغ کراچی فون ۲۱۴۷۰۹